الجامعة البنورية العالمية
دار الافتاء والقضاء

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

سیریل نمبر 24250 — نام سید عبدالحمید — مطلوب عمومی

تاریخ 12/24/2014 — پتہ مقیم الریاض. انڈیا

رابطہ نمبر — موضوع احکام نکاح

ای میل — کاتب محمد علیم

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ کیا نکاح مسیار شریعت مطھرہ میں جائز ہے اور کیا شرائط ہیں تفصیلا جواب دیں کیونکہ لوگ پردیس میں خودلذتي کے دلدل میں پھنس کر اپنی زندگی تباہ کررہے ہیں ہمارے پاس لوگ علاج کے لئے آتے ہیں کہ ہمی گھر جانا ہے ہم نے خودلذتي کرنے کیوجہ سے ہم اپنی بیوي کے پاس جانے کے لائق نہیں رہے وغیرہ برائے کرم تفصیلا جواب عنایت فرمائیں

الجواب حامداً ومصلیاً

نکاح مسیار اگر مدت کی تصریح کے ساتھ ہو کہ اتنی مدت مثلاً مہینہ، ہفتہ وغیرہ مخصوص وقت تک نکاح کیا جائے تو یہ بھی نکاح موقت یا متعہ کی ایک قسم ہے جو شرعاً ناجائز اور حرام ہے اگر بوقت عقد مدت کی صراحت نہ ہو لیکن فریقین یا دونوں میں سے کسی ایک کے دل میں یہ نیت ہو کہ ایک وقت مخصوص مدت گزرنے کے بعد طلاق کے ذریعہ علیحدگی اختیار کرلی جائے گی تو اس صورت میں اگرچہ فقہاء کی تصریحات کے مطابق نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور میاں بیوی کی طرح رہنا حرام نہیں ہوتا لیکن اس ارادہ کے ساتھ نکاح کرنا بھی بہت مقاصد اور مصالح نکاح کے خلاف ہونے کی وجہ سے شرعاً مکروہ ہے اس لیے حتی الوسع اس سے احتراز چاہیے۔

فی الدر المختار: (بطل نکاح متعة وموقت) وإن جهلت المدة أو طالت فی الأصح ولیس منه مالو نکحها علی ان یطلقها بعد شهر أو نوی مکثه معها مدة معینة۔ (ج ۳ ص ۵۱) ـ واللہ اعلم

محمد علیم عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی نمبر ۱۶

۵/۸/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح

بندہ نادر جان بن عبد الرشید غفرلہ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۵/۸/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح

مفتی سیف اللہ(؟) غفرلہ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۱۱/۸/۱۴۳۶ھ

رئیس

دارالافتاء

۲۴۲۵۰

۱۴۳۶/۸/۱۲

3/5/15